سوال

(455) دیہات میں جمعہ پڑھنا جائز ہے کہ نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دیہات میں جمعہ پڑھنا جائز ہے کہ نہیں (شیر علی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ دیہات میں وجوبا و فرضا پڑھنا چاہیے۔ اس لئے کہ ادلہ مثبت وجوب جمعہ عام ہیں۔ جیسے " قولہ علیہ السلام الجمعة واجب علی کل محتلم الحدیث " (رواہ ابوداود والنسائی) شروط جمعہ جن سے دیہات کو مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔ ثابت نہیں ہیں۔

شرفیہ

جمعہ اہل دیہات پر بھی فرض ہے۔ اس لئے کہ آیت شریفہ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۹ سورة الجمعة

میں شہری دیہاتی سب ہی شامل ہیں ایسے ہی حدیث نبوی ﷺ

" لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات ... او لیختمن اللہ علی قلوبہم الحدیث " (صحیح مسلم) اس میں سب لوگ شامل ہیں۔ دیہاتی بھی شہری بھی سوائے عورت بچے مریض غلام کے سب پر جمعہ واجب یعنی فرض ہے۔ (ابوداؤد) مشکوٰۃ ص121 ج11) اور رسول اللہ ﷺ نے قبا اور مدینہ کے درمیان ایک بستی گاؤں میں جمعہ پڑھا۔ (سنن بیہقی وابن سعد) ایک مرسل میں ہے۔ جمع فی سفر وخطب (مصنف عبدالرزاق) اور جواثا میں خود رسول اللہ ﷺ نے جمعہ نہیں پڑھایا تھا۔ بلکہ آپ ﷺ کے زمانے میں صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے پڑھا تھا۔ (صحیح بخاری ص122 ج1)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمال کو خط لکھا۔

"ان جمعوا حيث مالنتم اخرجه سعيد بن منصور انتہیٰ" روایات مزکورہ ملاحظہ ہوں۔ (اسلخیص الجبیر ص132 ج11 وص33) (ابوسعید شرف الدین دہلوی)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01 ص613

محدث فتویٰ